عشر کے احکام

مفتی محمد رفیق الحسنی

احناف کے نزدیک ہر فصل کے قلیل اور کثیر ہر مقدار میں عشر واجب ہے نصاب شرط نہیں۔فصل کا چار یا چار سے زائد کلو تک ہونا شرط ہے اور پیداشدہ اجناس پر حولان حول شرط نہیں ہے لہذا سال میں پیدا ہونے والی ہر فصل اور بار بار پیدا ہونے والی فصلوں پر عشر واجب ہوگا اور عشر کے وجوب کے لیے فصل کی سال یا چھ ماہ تک بقاء بھی شرط نہیں ہے لہذا سبزیوں میں بھی عشر واجب ہوگا۔یہ امام ابوحنیفہ کا قول ہے اور یہی مفتی بہ اور صحیح ہے۔(ردالمحتار ص:۲۶۵/۳۶)اور ہر وہ فصل جو مقصودی ہوحتی کہ جانوروں کے وہ گھاس جن کو جانوروں کے چارے کے لیے کاشت کیا جاتا ہے اور باغات کے پھلوں نرسری کے پھولوں پر بھی عشر واجب ہے۔(کتب فقہ)

اگر کسی آدمی نے اپنے وسیع مکان اور دار کو باغ میں تبدیل کر دیا ہے اس باغ میں بھی عشر واجب ہوگا اور اگر گھر کو باغ میں تبدیل تو نہیں کیا لیکن مکان کے صحن میں پھل دار متعدد درخت موجود ہیں مثلاً آم اور مالٹے اور لیموں اور کھجور، وغیرہ تو چونکہ درخت گھروں کے تابع ہوتے ہیں اور گھروں پر عشر نہیں لہذا ان کے توابع پر بھی عشر نہیں۔چنانچہ شامی میں ہے:

"(قوله جعلت بستانا)هوارض يحوط عليهاحائط وفيهااشجارمتفرقة كذا في المعراج قيدبجعلهابستانالانه لولم يجعلهابستاناوفيهانخل تغل اكرارا لاشيء فيها(بحر)وكذالك ثمربستان الدار لانه تابع كمافي قاضيخان"(قہستانی ص:۲۷۱/۳)

ترجمہ:(مصنف کا قول اگر دار کو باغ بنادیا گیا ہے)بستان وہ زمین ہوتی ہے جس کو ایک دیوار محیط ہو اور اس میں متفرق درخت ہوں اسی طرح معراج میں ہے۔مصنف نے عشر کے وجوب کے لیے دار کو باغ بنانے کے ساتھ مقید کیا ہے کیونکہ اگر آدمی دار کو باغ نہ بنائے اور اس دار میں کھجوریں ہوں جو سال میں بار بار پھل دیتی ہوں ان میں کوئی چیز عشر یا خراج واجب نہیں ہے(بحر الرائق

)اوراسی طرح دارااور مکان میں باغ کے پھلوں میں کوئی چیز واجب نہیں ہے کیونکہ گھروں کے درخت گھروں کے تابع ہوتے ہیں اسی طرح قاضیخان میں ہے۔(قہستانی)

خودر ہائشی مکان اورقبرستان اورخودروجھاڑیاں اورخودروگھاس جن کی ملک پرواہ نہیں کرتے اورنہ ان کی حفاظت کرتے ہیں اورنہ لوگوں کوان کے استعمال سے منع کرتے ان اشیاء میں عشرواجب نہیں ہے۔

غیرخراجی مملوکہ زمین عشری ہویاعشری نہ ہوجیسے پہاڑ اورجنگل اورغیرآبادمیدان ان میں درختوں سے حاصل شہد میں عشرواجب ہوگااگرچہ قلیل ہواسی طرح حکومتی پہاڑوں اورجنگلات کے پھلوں میں بھی عشرواجب ہوگااوراگرپہاڑیاجنگلات کسی آدمی کی حفاظت میں نہیں ہیں اورحکومت ان کی حفاظت نہیں کرتی حتی کہ کافرحربیوں اور باغیوں اورڈاکوؤں سے ان پہاڑوں یاجنگلات کے پھلوں کی حفاظت نہیں کرتی،ایسے پہاڑوں اورعلاقوں سے حاصل شہد (Honey) اورپھلوں میں عشرنہیں ہوگا کیونکہ ان پھلوں اورشہدکاحکم شکارکی طرح ہوگا۔(ردالمختار)

درمختارمیں ہے:"**وکذایجب العشرفی ثمرةجبل اومفازةان حماه الامام لانه مال مقصودلاان لم یحمه لانه کالصید**"(ص:۳/۲۶۵)

ترجمہ:اوراسی طرح شہدکی طرح پہاڑوں اورجنگلات کے پھلوں میں عشرواجب ہوگا۔

درمختارمیں ہے:"**الافیمالایقصدبه استغلال الارض نحوحطب وقصب وحشیش وتبن وسعف وصمغ وقطران وخطمی واشنان وشجرقطن وبازنجان وبذربطیخ وقثاء وادویة کحبة شونیزحتی لواشغل ارضه بهایجب العشر**"(ص:۳/۲۶۸)

ترجمہ:ہرفصل میں عشرواجب ہے مگراس فصل میں جس سے مقصودزمین سے آمدنی اورنفع اٹھانانہ ہویعنی فصل مقصودنہ ہوجیسے بے کارلکڑیاں اورسرکنڈے اورگھاس اوربھوسہ اورکھجورکے پتے اورٹہنیاں اورگونداورقطران(صنوبردرخت کا تیل)اورخطمی (ملتانی مٹی)اوراشنان (کپڑے دھونے کے لئے پوڈرکی جھاڑی)اورکپاس اوردھنیوں کی سوکھی شاخیں اورتربوزاورخربوزے اوردواؤں کے لئے پودوں کے بیج جیسے کلونجی کے پودے،ان میں عشرنہیں ہے۔حتی کہ اگرکوئی شخص مذکورہ چیزوں سے زمین کوآبادکرتاہے اورمقصودبناتاہےتومذکورہ چیزوں میں عشرواجب ہوگا۔

ایک سوسال پہلے تک قصب (سرکنڈوں)کوخودروغیرمقصودی چیزسمجھاجاتاتھا،اسی طرح عام لکڑیوں کوجنگل سے کاٹ لیناکسی کے لئے منع نہیں ہوتاتھااورصدیوں پہلے بھوسہ مقصودنہیں

ہوتا تھا مگر موجودہ دور میں ذکر کردہ اکثر اشیاء مقصودی ہوگئی 'ہیں انہیں نہایت کارآمد اور مہنگی فصل شمار کیا جاتا ہے'اس لئے ان میں عشر واجب ہوگا۔

صاحبین کے نزدیک عشر کے وجوب کے لئے ایک سال تک فصل کا باقی رہنے کی صلاحیت کا ہونا شرط ہے لہذا وہ فصل جس میں ایک سال تک باقی رہنے کی صلاحیت ہو اس میں عشر واجب ہوگا ورنہ عشر واجب نہیں ہوگا۔ چونکہ پھل اور پھول اور سبزیاں سال بھر رہنے کی صلاحیت نہیں رکھتیں'اس لئے صاحبین کے نزدیک پھلوں اور سبزیوں میں عشر واجب نہیں ہوگا۔ مگر آج تک فتوی امام صاحب کے قول پر دیا جاتا رہا ہے۔

ہمارے دور کا المیہ یہ ہے کہ اکثر لوگ عشر ادا نہیں کرتے اور جو لوگ عشر ادا کرتے ہیں وہ صرف گندم یا چنے وغیرہا کا عشر ادا کرتے ہیں باغوں اور سبزیوں اور نرسریوں کا عشر ادا نہیں کرتے اور نہ مقصودی گھاسوں کا عشر ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالی جاگیرداروں کو اپنی زمینوں کی ساری فصلوں اور باغات کا عشر نکالنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا المیہ یہ ہے کہ علماء حضرات بھی لوگوں کو زکوۃ اور عشر کی تفصیلات نہیں بتاتے اللہ تعالی ان کو علم پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

عشر عبادت اور اجرت کا مجموعہ ہے:

عشر چونکہ عبادۃ محضہ نہیں ہے بلکہ زمین کی اجرت بھی ہے اس لئے عشر بغیر وصیت ترکہ سے بھی لیا جائے گا بخلاف زکوۃ' کہ اس میں وصیت ضروری ہوتی ہے اگر زکوۃ کے لئے وصیت نہ ہو تو ترکہ سے زکوۃ ادا کرنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ ورثاء عقال بالغ راضی ہوں اور زکوۃ کے لیے وصیت ترکہ کے تیسرے حصہ میں جاری ہوگی نیز عشر وقت کا سربراہ جبراً لے سکتا ہے اور جبراً لیا گیا عشر ادا ہوجائے گا مگر زکوۃ جبراً لی گئی ادا نہیں ہوتی دوبارہ دینی ہوتی ہے جیسے پہلے گزر چکا ہے۔ (شامی)

عشر سے دَین وضع نہیں کیا جائے گا:

چونکہ عشر زمین کی اجرت ہے اس لئے دین کے باوجود عشر لیا جاتا ہے دین عشر سے وضع نہیں کیا جاتا۔ (شامی)

عشر بچوں اور پاگلوں پر بھی واجب ہوگا:

چونکہ عشر زمین کی اجرت بھی ہے صغیر اور صغیرہ نابالغ بچے اور بچی اور مجنون اور مکاتب اور عبد ماذون کی زمینوں میں بھی عشر واجب ہوگا جبکہ ان لوگوں پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی ۔

وقفی زمین پر عشر واجب ہوگا:

اور وقفی زمین میں بھی عشر واجب ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ اس وقفی زمین کو وہ لوگ کاشت کریں جن پر وہ زمین وقف ہے کیونکہ عشر کے لئے شرط ہے کہ آدمی زمین کی پیداوار کا مالک ہو، زمین کا مالک ہو یا نہ ہو اور یہاں اہل وقف زمین کے مالک تو نہیں مگر پیداوار اور فصلوں کے مالک ہیں لہذا ان پر وقفی زمین کی فصلوں میں عشر واجب ہوگا۔

اور اگر وقفی زمین اہل وقف خود کاشت نہیں کرتے ان کے علاوہ دوسرے لوگ کاشت کرتے ہیں دوسرے یا تو اجرت اور ٹھیکہ پر زمین لیتے ہیں یا مزارعت پر دونوں صورتوں میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک مزارعین اور اجرت ادا کرنے والے ٹھیکیداروں پر عشر واجب نہیں ہے مگر صاحبین کے نزدیک عشر واجب ہے۔

عشر اور نصف عشر کی تفصیل:

بارش اور سیلاب یعنی پانی بالکل فری ہو اور بغیر مشقت کے حاصل ہونے والی زمینوں کی فصل میں دسواں حصہ عشر واجب ہے لہذا دریاؤں کے ساحلی اور کناروں پر واقع ہونے والی سیلابی فصلوں اور بارانی اور تھل کی زمینوں کی فصلوں میں دسواں حصہ واجب ہوگا اور ڈول اور کنوؤں کے پانی سے سیراب زمینوں کی فصل اور پیداوار میں نصف عشر (بیسواں حصہ) عشر واجب ہوگا۔

ٹیوب ویلوں اور نہروں سے سیراب زمینوں کے عشر کا حکم:

موجودہ دور میں کنوؤں کی جگہ بجلی اور ڈیزل اور پیٹرول سے چلنے ٹیوب ویلوں اور بورنگوں نے لے لی ہے اور دریاؤں سے نہریں کھود کر زمینوں تک پانی پہنچایا جاتا ہے کاشتکاروں کو دونوں صورتوں میں پانی سے زمین سیراب کرنے میں مشقت اور پانی کی اجرت (آبیانہ) اور بجلی کے بھاری بل یا ڈیزل اور تیل کی بھاری رقم ادا کرنا ہوتی ہے اس لئے سیلابی اور بارانی زمین کے علاوہ باقی سب پانیوں سے

سیراب زمینوں میں نصف عشر (بیسواں حصہ) واجب ہوگا اور خرید کردہ پانی خواہ بورنگ (ٹیوب ویل) سے خریدا گیا یا نہر سے یا اپنا ٹیوب ویل ہو یا دوسرے کا سب صورتوں میں نصف عشر واجب ہوگا۔ درمختار میں ہے:

"ای فی کتب الشافعیة او سقاہ بماء اشتراہ وقواعدنا لاتاباہ" (ص:۲/ ۲۶۸)

اور شافعیہ کی کتابوں میں ہے یا فصل کو خرید کردہ پانی پلایا اور ہمارے احناف کے اصول اس سے انکار نہیں کرتے، یعنی نصف عشر ہوگا۔

عشر سے کاشتکاری پر اٹھنے والے اخراجات وضع نہیں کیے جائیں گے:

عشر یا نصف عشر کل فصل سے ادا کرنا واجب ہے کاشتکاری یا پانی پر اٹھنے والے اخراجات فصل کے عشر سے یا عشر الگ کرنے کے بعد فصل سے وضع نہیں کیے جائیں گے۔ اسی طرح فصل کا بیج بھی وضع نہیں کیا جائے گا۔ شامی میں ہے:

"(قولہ بلارفع مؤن) ای یجب العشر فی الاول ونصفه فی الثانی بلارفع اجرة العمال ونفقة البقر وکری الانھار واجرة الحافظ" (در. ص: ۳/ ۲۶۶)

ترجمہ: (مصنف کا قول بلارفع مؤنۃ) یعنی پہلی قسم میں عشر واجب ہے اور دوسری قسم میں نصف عشر واجب ہے۔ کام کرنے والوں کی اجرت اور بیلوں کا نفقہ اور نہروں کی کھدائی اور محافظ کی اجرۃ اور اس کی مثل حاصل فصل سے وضع نہیں کیے جائیں گے۔ (درر)

موجودہ دور میں فصلوں کی کٹائی اور بوائی اور صفائی بڑے بڑے ٹریلروں اور ٹریکٹروں کے ذریعے سے کرائی جاتی ہے۔ کھاد اور پانی پر اٹھنے والے اخراجات اور مشینی اور مزدوری کے اخراجات ہزاروں بلکہ لاکھوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ حکم یہ ہے کہ کسی قسم کی اجرت نکالے بغیر کل پیداوار پر عشر واجب ہوگا۔ عشر ادا کرنے کے بعد حاصل فصل سے جملہ اخراجات اور دیگر اپنے ذاتی عمال موچی، نائی، کارپینٹر، لوہار اور دیگر کام کرنے والوں کو اجرت دی جاسکتی ہے۔ ہمارے دیہاتوں میں کاشتکاروں اور مالکان میں یہی رواج رہا ہے کہ پیدا شدہ فصل سے عشر الگ کرنے سے پہلے سال بھر کاشتکار کے ذاتی کام کرنے والے پیشہ ور مزدوروں کی مزدوری فصل سے ادا کرکے باقی فصل سے عشر الگ کیا جاتا رہا ہے۔ انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

کھاد پانی اور بجلی کی اجرت کا حکم:

موجودہ دور میں فصلوں کے اخراجات میں کھاد اور پانی کی اجرت اور بجلی اور تیل کے اخراجات اٹھائے جاتے ہیں ان کے بغیر فصل کی پیداوار نہیں ہوتی یا کم ہوتی ہے۔ عشر ادا کرنے والے مالکان حضرات چاہتے ہیں فصل سے اخراجات نکالنے کے بعد عشر یا نصف عشر ادا کیا جائے مگر شرعاً یہ جائز نہیں ہے۔ چنانچہ درمختار میں ہے:

"بلارفع مؤن ای کلف الزرع وبلااخراج البدرلتصریحهم بالعشرفی کل الخارج" (ص: ۳/ ۲۶۹)

یعنی عشر کا وجوب کاشت کے اخراجات اور مؤنۃ اور اجرت کی وضع کئے بغیر اور بیج کی مقدار نکالے بغیر ہوگا کیونکہ علماء نے زمین سے کل پیداوار میں عشر واجب ہونے کی تصریح کی ہے۔

البتہ علامہ صیر فی نے فرمایا کہ کاشت کاری کی اجرت اگر خود فصل کا ایک حصہ طے ہو تو عشر باقی میں واجب ہوگا کیونکہ اجرۃ کے حصہ کا مقدار کالعدم ہوگا مگر علامہ شامی نے فرمایا:

"لکن ظاهر کلامهم الاطلاق" (ص: ۳/ ۲۷۰)

کہ فقہاء کی کلام سے اطلاق واضح اور ظاہر ہے کہ ہر صورت عشر کل فصل میں واجب ہوگا۔

عشری یا خراجی خرید کردہ زمین کا حکم:

اگر کسی مسلمان سے ذمی کافر نے عشری زمین خرید کر لی ہے تو کافر پر اس زمین کا خراج واجب ہو جائے گا، عشر واجب نہیں ہوگا کیونکہ عشر ایک لحاظ سے عبادت ہے اور کافر عبادت کا اہل نہیں اور اگر کسی مسلمان نے ذمی کافر سے خراجی زمین خرید لی ہے تو مسلمان کو بھی خراج دینا ہوگا کیونکہ مسلمان پر ابتداء خراج واجب کرنا جائز نہیں ہوتا مگر بقاء اور انتہاء میں خراج کا وجوب اسلام کے خلاف نہیں ہے۔ (درمختار)

اگر کسی مسلمان سے ذمی کافر نے عشری زمین خریدی اس پر دوسرے مسلمان نے شفعہ کر کے زمین لے لی دوسرے مسلمان پر عشر واجب ہوگا گویا مسلمان سے مسلمان نے ہی زمین خریدی اور کافر کی خریداری کالعدم ہوگی۔ (درمختار)

اگر فساد بیع کی وجہ سے ذمی کافر کو فروخت کردہ عشری زمین مسلمان کے پاس واپس ہو جائے تو زمین

سابقہ حالت میں عشری رہے گی۔اسی طرح خیارشرط اورخیار رویت اورخیار عیب کی وجہ سے اگرعشری زمین ذمی کافر سے مسلمان کے پاس واپس آجائے تو بھی عشری رہے گی۔(شامی)

گیس یا تیل میں عشر کا حکم:

زمین سے حاصل ہونے والی اشیاء اگرزمین کی وجہ اورسبب سے حاصل ہوں'ان میں عشریاخراج واجب ہوتاہے اورجن چیزوں کے وجود میں زمین کودخل نہ ہو'ان میں عشریاخراج واجب نہیں ہوتا۔لہذا زمین میں موجود تیل یاگیس وغیرہ میں عشریاخراج واجب نہیں ہوگا کیونکہ تیل اورگیس کے پیداہونے'موجودہونے میں زمین کاکوئی دخل نہیں ہوتابلکہ تیل اورگیس میں خمس (پانچواں حصہ)واجب ہوگا۔(شامی'باب العشر)جس کابیان فقہاء کی کتب کے باب الرکاز میں دیکھاجاسکتاہے اورہم نے آخرمیں ذکر دیاہے۔

درمختار میں ہے: ''ولافی عین قیرای زفت ونفط دھن یعلواالماء مطلقا ای فی ارض عشراوخراج''(ص:۳/۲۷۳)

زفت(تیل)کے کنویں اوروہ تیل جوپانی کے اوپرہوتاہے'میں مطلقاً عشرنہیں ہے'عشری زمین ہویاخراجی'عشراورخراج واجب نہیں ہے۔

شامی میں ہے: ''(قولہ ولافی عین قیر)لانہ لیس من انزال الارض وانما ھوعین فوارۃ کعین الماء فلاعشرفیھاولاخراج''(بحوالہ بحر۔ص:۳/۲۷۳)

ترجمہ:(مصنف کاقول ولافی عین قیر)اس کی وجہ یہ ہے کہ تیل زمین کی پیداوار سے نہیں ہے'بے شک تیل پانی کے چشمہ کی طرح ایک ابلنے والا چشمہ ہے اس میں نہ عشر ہے اورنہ خراج۔

لکڑیوں میں عشر کا حکم:

آج کل لکڑی نہایت قیمتی سرمایہ ہے جن لوگوں کی پہاڑی زمینوں یادوسری زمینوں میں لکڑی کے درخت پیداہوتے ہیں یاپیداکئے جاتے ہیں ان کے پیداہونے کاسبب بھی زمین ہوتی ہے'یہ زمین کاتحفہ ہوتے ہیں۔لہذا درختوں کے مالک پرعشرواجب ہوگاالبتہ ایسی خودرولکڑی جوبے قیمت ہوتی ہے'مالک اس کی پرواہ نہیں کرتاجوچاہے کاٹ کرلے جائے ایندھن کے لئے یاکسی دوسری غرض کے لئے استعمال کرے اس لکڑی کی زکوۃ مالک پرواجب نہیں ہے۔

نہروں اور سڑکوں اور روڈوں کے کناروں پر موجود درختوں کا بھی مالکان پر عشر واجب ہوگا۔

ریاست اور حکومت کے قبضہ میں موجود درخت وغیر ہا خواہ وہ سڑکوں اور روڈوں پر ہوں یا نہروں پر ان کا عشر واجب نہیں ہوگا کیونکہ حکومت ان درختوں کی حقیقی مالک نہیں ہوتی ہے۔ یہ درخت فقراء اور عوام کے لئے وقف جائیداد میں داخل ہیں اور غیر معین موقوف علیہم لوگوں کی وقفی جائیداد پر عشر اور زکوۃ واجب نہیں ہوتی۔

....

علمی وتحقیقی مجلّہ

ماہنامہ فقہِ اسلامی کراچی

موضوع وار، مصنف وار، شمارہ وار

اشاریہ

[اپریل ۲۰۰۰ء تا دسمبر ۲۰۱۳ء]

مرتب: محمد شاہد حنیف

اسلامک فقہ اکیڈمی، کراچی